معیشت کے بحران کے کون ذمّہ دار ہیں؟

ناظم الدین فاروقی

(اسکالر، سماجی جہد کار اور کالمنگار)

ہندوستانی معیشت کی سست رفتاری اور تباہی پر سابق وزیر اعظم من موہن سنگھ نے زبردست تنقید کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ 6 سال سال میں پہلی مرتبہ 'GDP' 5٪ تک زوال پذیر ہو چکی ہے۔ اگر یہ ہی حال رہا تو ملک کا اقتصادی نظام ہمیشہ کیلیے ءتباہ و برباد ہو جائیگا۔ حقیقت یہ ہیکہ 'NDA-1' میں نوٹ بندی سے ملک کی معیشت جو سست رفتاری کا شکار ہوئی تھی ابھی سنبھلنا ہی چاہتی تھی کہ مودی حکومت ملک کے مالیاتی و بنکنگ نظام کے بنیادی ڈھانچے میں زبردست تبدیلیوں کا آغاز کر رہی ہے۔ حکومت نے پہلی مرتبہ سرکاری خزانہ کو 'RBI' سے 176 لاکھ کروڑ روپیہ ء آمدنی قرار دیکر منتقل کر لیےء۔ اسکے بعد 10 پبلک سیکٹر بڑے بنکوں کا 4 بنکوں میں انضمام کا عمل شروع کر دیا۔ سینسکس 'SENSEX' 769 پوائنٹس یا 2004 جو 36،562 پر بند ہوا۔ روپیہ کی قدر میں ڈالر کے مقابلہ 0.55 کمی واقع ہوئی ہے۔ ڈالر 71.40 روپیہء سے گر کر 72.40 روپیہء ہو گیا۔

سوزوکی موٹرس کارپوریشن کے چیرمین اوسامو سوزوکی نے کہا کہ کسی بھی ملک کی ترقی کی رفتار اس ملک میں روزانہ فروخت ہونے والے کمرشیل ٹرکس سے لگائی جاسکتی ہے۔ اس وقت ٹرکس، کارس، موٹر سائیکلس، کی فروخت 37٪ سے کم ہو چکی ہے۔ کار کی صنعت بند ہونے کے دہانے پر ہے۔ ابھی تک ڈھائی لاکھ ملازمین کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ 'Consumable & Long Durable Products' کنزیومیبل اینڈ ڈیوریبل پراڈکٹس کی مارکیٹ ٹھپ پڑھ چکی ہے۔ ایر ٹراویل میں 25٪ سے زیادہ کمی واقع ہوئی ہے۔ بے روزگاری کی شرح میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ آندھرا میں جب ڈیڑھ لاکھ ویلیج آفیسرس کے لیےء درخواستین طلب کی گئیں تو 12 لاکھ گریجویٹس کی درخواستیں وصول ہوئیں۔ ہر سیکٹر میں حسب معمول وظیفہ پر سبکدوشی جاری ہے۔ لیکن ان خالی جائیدادوں پر حکومت 'یا پرائیویٹ سیکٹر' میں دوبارہ نئے ملازمین کا تقرر کرنے کے لیےء کوئی تیار نہیں ہے۔ اس وقت ملک میں تعلیم یافتہ 25 کروڑ بیروزگار ہیں اور بہت سارے ایسے بھی ہیں جو نوٹ بندی اور 'GST' کی وجہ سے اپنی ملازمت کھو چکے ہیں، اور ہمیشہ کیلیےء بے روزگار ہو چکے ہیں۔ ملک میں 2001 سے 2008 تک خود روزگاری 'Self Employment' کا نیا رجحان پیدا ہوا تھا جواب مارکٹ کے فروخت کے گراف میں گراوٹ کی وجہ سے مکمل ختم ہو رہا ہے۔ 2013 سے 'Skill Development' اور 'Start Up' کی اسکیمات مرکزی حکومت نے بڑے ہی زور و شور سے شروع کی تھیں۔ مودی نے پرائمنسٹر یوجنا کے نام پر بھی بڑے پیمانے پر فنڈس جاری کئے تھے جو سب سیاست دانوں اور انکے کارکنوں کی لوٹ میں ختم ہو گئے۔ 'Start Up' کو ناکامی سے کسطرح سے بچایا جائے یہ حکومت کے پاس کوئی فارمولہ نہیں ہے۔ مرکزی اور ریاستی محکمہ جات میں لاکھوں جائدادیں خالی ہیں، حکومت، پر، کرنا، نہیں چاہتی۔ ہائیر سیکنڈری اسکولوں میں دو لاکھ سے زیادہ ٹیچرس کی جائیدادیں خالی ہیں، حکومت بغیر ٹیچرس کے، اسکولس، چلا رہی ہے۔

پبلک سیکٹر بنکس کے انضمام سے ملک کی مالیاتی پوزیشن بہتر ہونے کا دعوي وزیر مالیہ نرملا سیتارامن کر رہی ہے جو حقیقت سے بالکل بعید ہے۔ ملک کے مالی معاملات چند بنکوں کے ہاتھ میں آجائیں گے۔ اور حکومت کو عوامی بجٹ اور رقومات سے چھیڑ چھاڑ کرنے اور پوری طرح من مانی کرنے کا موقع ہاتھ آجائے گا۔
گذشتہ 5 سال میں دیکھا گیا کہ جتنے بڑے پروجکٹس 'NPA' ہو گئے تھے اسے باضابطہ طور پر RSS / BJP کے کارکنوں کے حقیر رقومات کے عوض حوالے کئےء گئے تاکہ RSS ملک کی معشت پر اپنا فولادی شکنجہ اور مضبوط کر سکے۔ بنکوں کی لوٹ کھسوٹ آج نئی بات نہیں ہے۔ کانگریس کے عہد میں بھی بڑے پیمانے پر بنکوں کو ارباب مجاز نے لوٹا تھا۔ بعض سابقہ مرکزی وزراء پر دھوکہ دہی اور غبن کے الزامات کے تحت مقدمات بھی زیر دوران ہے۔

مرکزی وزارت مالیہ کی جانب سے جو اعلان آیا ہے وہ ہے کہ 'یونائیٹڈ بنک، بنک آف انڈیا، الہ آباد بنک، سنڈیکیٹ بنک، کارپوریشن بنک، اورینٹل بنک آف کامرس، اور آندھرا بنک، انکا 4 بنکوں میں۔ Punjab National Bank, Canara Bank, Union Bank of India, Indian Bank ' میں انضمام عمل میں آئیگا۔ 'Institute of Banking Personnel Selection' (IBPS) کے مطابق یہ 6 بنک بڑے پیمانے پر پبلک سیکٹر میں روزگار فراہم کرتے تھے اور ملازمین کی بھرتی ہوا کرتی تھی۔ بنکس کی دو دن میں شیرس کی قدر ٪20 گر گئی اور نیچے جانے کی توقع ہے۔ 'Bank Employees Union' نے ممتا بنرجی چیف منسٹر ویسٹ بنگال سے اپیل کی ہے کہ وہ مداخلت کرتے ہوئے مرکزی حکومت کو انضمام کے عمل سے فوری روکنے کی کوشش کریں۔

'IBS' کے سابق ڈائرکٹر 'VEPC' کے مطابق پہلے ہی بنکنگ ملازمتوں کی مانگ میں گذشتہ چند سالوں میں بہت حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ 2016 میں 243,19 ملازمین کو لیا گیا تھا جو کم ہوکر گذشتہ سال 2,757 تک محدود ہو گیا۔ اسی طرح عارضی زیر تربیت افسروں کی تعداد بھی 7,216 سے گھٹ کر 4336 تک پہنچ گئی۔ 2019 میں 'SBI' کے بعد 13097 افراد کو ملازمت دی گئی اسکے بالمقابل 11264، افراد ملازمت سے اس دوران سبکدوش ہوگئے۔ 'FY '18 میں اہلیتی امتحان پاس 3211، افراد کو لیا گیا جبکہ اسکے مقابل 18973 افراد وظیفہ پر سبکدوش ہوئے۔ گذشتہ سال 264041 ملازمین اور اس سال 257224 ملازمین کم ہو گئے۔ تو پھر بنکنگ سیکٹر کے سکڑنے اور 16 لاکھ کروڑ کے 'NPA' ہونے سے کسطرح سے ملک کی معیشت ترقی کرے گی۔ 'IDBI' میں مزید 9 ہزار کروڑ کی ساماہیہ کاری کے ذریعہ سے ترقی دینے کی جو بات کہی گئی اسمیں حکومت 4577 کروڑ اور LIC 4743 کروڑ کی سرمایہ کاری کرنے والی ہے۔ 'LIC' کا شیر بڑھکر ٪51 ہو جائیگا۔ اس طرح کے اقدامات کسی چھوٹی ریاست کی ترقی کیلیےء ہو سکتا ہے مدد گار ثابت ہو لیکن دنیا کی اتنی بڑی معیشت کو تباہی سے بچاکر ترقی کے ٹریک پر دوبارہ لے آنا کوئی بازیچہء اطفال نہیں ہے۔

'NBFC' نان بنکنگ فینانس کمپنیز کی مالی صحت بھی کمزور ہوتی جارہی ہے۔ گذشتہ سال ان کمپنیوں نے 2 بلین ڈالر کے بیرونی قرض حاصل کئے تھے۔ اس سال 'IL & FS' کے زبردست خسارہ کے بعد عالمی مالیاتی کمپنیاں ہندوستانی کمپنیوں کو قرض کی فراہمی سے گریز کر رہی ہیں۔ اس سال ملک میں بیرونی سرمایہ کاری ہونے کے بجائے ساڑھے آٹھ ہزار کروڑ کا سرمایہ واپس طلب کرلیا گیا کہا یہ جارہا ہے 'FDI' میں ٪26 کا سرمایہ وصول ہوا۔ مودی جی نے انتخابی وعدہ کیا تھا کہ وہ بیرونی ممالک سے 14 لاکھ کروڑ کا کالا دھن واپس لائینگے۔ 'نیرو مودی، وجے مالیا، وغیرہ اسی طرح کے بڑی شاطر کارپوریٹ سفید کالر دھوکہ باز بڑے آرام واطمینان سے بیرونی ممالک میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ حکومت کو لغو باتوں، طلاق ثلاثہ، ھجومی تشدد، 'NRC' 370 کی برخواستگی، بابری مسجد، جیسے ایشیوز سے فرصت نہیں ہے۔ 'معیشت کی بہتری اور ترقی پر حکمراں جماعت کے کسی قائد کی توجہ نہیں ہے'۔

آمدنی کے تمام عام سیکٹرس سے آمدنی بند ہونے کی وجہ سے ملک کی معیشت تباہ ہورہی ہے۔ تعلیمی سیکٹر میں اعلی تعلیم انجنیرنگ، پی جی، میں دو سال سے سب سے کم داخلے ہوئے، طلباء میں فیس دینے کی حیثیت نہیں ہے۔ کئی انجنیرنگ اور پیشہ ورانہ کالجس حکومت نے بند کردیئے۔ اسکی وجہ سے انجنیرنگ کی فیکلٹی نہ ہونے اور حکومت طلباء کو فیس دینا نہیں چاہتی ہے۔ پلاننگ کمیشن کو ختم کرکے نیتی آیوگ بنایا گیا۔ جس کے بعد یہ توقع کی جارہی تھی کہ ملک کی معیشت کی ترقی کی رفتار بڑھکر ٪8 تک پہنچ جائیگی۔ سارا مسئلہ حکومت کی نیت، پالیسی، اور طریقہ کار اور چیالنجس کے مقابلہ کے لیےء ملک کو تیار کرنے کا ہے۔ نوٹ بندی، GST، بنکوں کے انضمام وغیرہ سے ہرگز کسی ملک کی معیشت میں سدھار نہیں آسکتا ہے۔ دوراندیشی کے ساتھ معیاری منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

دھوکہ دہی غبن بد دیانتی چیٹنگ کا ملک میں عام چلن ہے۔ دنیا کی نظریں ہندوستانی معیشت پر ہیں۔ اب بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کرنے بھی کوئی ملک آگے نہیں بڑھ رہاہے۔ بیرونی سرمایہ کاری کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پتہ چلے گا۔ جتنے عالمی کمپنیوں اور ممالک نے سرمایہ کاری کی تھی ان میں کے اکثر کا انجام تباہ کن رہاہے۔ ایک تو ٹیکس دوسرے 'Repatriation' سرمایہ کاری کی واپسی پر طرح، طرح کے 'خدغنے' اور بدنیتی نے تمام خارجی سرمایہ کاروں کو پریشان کرر کھاہے، سرمایہ کار ہندوستان میں سرمایہ کاری سے خوف زدہ ہیں، یہاں کا سیاسی ماحول اور حکومت وعدلیہ کی ٹال مٹول پالیسی نے عالمی سطح پر ہندوستان کی امیج کو بہت بگاڑا ہے۔ ہندوستانی معیشت کی شبیہ خراب ہوچکی ہے۔ ملک کے بنکوں میں پیسہ ءنہ ہونے کی وجہ سے حکومت نے ملک کے تمام ترقیاتی پروگرامس بند کرکے پروجیکٹس کو معطل کردیاہے۔ ملک کی ترقی کی ریڑھ کی ہڈّی اصل میں 'Infra Projects' ہوتے ہیں جب 'Infra Projects' کے سلسلہ ءمیں حکومت عدم دلچسپی کا شکار ہوچکی ہے تو پھر ترقی کی موجودہ رفتار بھی چندماہ میں ٹھپ پڑجائیگی۔ بلکہ معیشت کی ترقی کا عمل طویل عرصے تک کیلیےء انحطاط کا شکار ہوجائیگا۔

ختم شد

بشکریہ 'اعتماد' اردو روزنامہ، حیدرآباد تاریخ اشاعت 08/09/2019

کالمنویس کے آرٹیکل ملک کے بیس سے زیادہ روزناموں میں ہر ہفتہ شایع ہوتے رہتے ہیں

NPA DOC NO 0024

DATED: 08/09/2019

Total Number of words 1,650